مختصر سوانح

امام اہلسنت

مولانا احمد رضا خان

بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر فیاض کاوش

رضا انٹرنیشنل اکیڈمی صادق آباد
ضلع رحیم یار خان
پوسٹ کوڈ نمبر ۶۴۳۵۰ اسلامی جمہوریہ پاکستان

www.AlahazratNetwork.org

مصنف ———— پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش

تصنیف ———— مختصر سوانح امام اہل سنت

ناشر ———— رضا انٹرنیشنل اکیڈیمی

اشاعت ———— اوّل

طباعت ———— ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء

تعداد ———— ایک ہزار

قیمت ———— دعائے بحق معاونین واراکین

سلسلہ اشاعت ———— پانچ

ملنے کا پتہ

<u>نوٹ</u> :- بیرونجات کے حضرات ۲ روپے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

رضا انٹرنیشنل اکیڈیمی

محلہ حسین آباد، امام احمد رضا اسٹریٹ صادق آباد ضلع رحیم یارخاں
کوڈ نمبر ۶۴۳۵۰ پنجاب (پاکستان)

www.AlahazratNetwork.org

فہرست

خاندانی پسِ منظر	۹
بریلی شریف	۱۰
پردادا	۱۰
دادا	۱۱
والد ماجد	۱۱
ولادت	۱۲
نام نامی	۱۲
گھریلو حالات	۱۲
بچپن اور لڑکپن	۱۳
تعلیم	۱۳
پہلا حج	۱۵
دوسرا حج	۱۶
الدّولۃ المکیۃ	۱۷
دربار حبیب میں حاضری	۱۸
معمولاتِ زندگی	۱۹

www.AlahazratNetwork.org

انگریز سے نفرت ——— ۲۰
خوش مزاجی ——— ۲۱
اللہ رسول کی ڈھال ——— ۲۱
ترجمہ قرآن ——— ۲۲
تفسیر قرآن ——— ۲۳
علم حدیث ——— ۲۳
علم فقہ ——— ۲۴
اقبال کا خراج تحسین ——— ۲۵
تیزی تحریر ——— ۲۷
خوش نویسی ——— ۲۸
علم مناظرہ ——— ۲۸
علم رجال ——— ۲۹
تاریخ گوئی ——— ۲۹
شعروشاعری ——— ۲۹
سائنسی علوم ——— ۳۰
علم الاعداد ——— ۳۱
علم جفر ——— ″
علم تکسیر ——— ″
حساب ——— ″
جیومیٹری ——— ″
الجبرا ——— ″
ڈاکٹر ——— ″

www.AlahazratNetwork.org

ضیاء الدین کا خراج تحسین	۳۱
علم توقیت	۳۲
اُردو میں سائنس	"
کثرت تصانیف	۳۳
سیاسیات	"
وصال پاک	۳۷

www.AlahazratNetwork.org

انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو اپنے شفیق استادِ محترم محققِ اہلسنت ماہر رضویات ڈاکٹر پروفیسر مولانا محمد مسعود احمد صاحب نقشبندی مجددی فاروقی مدظلہ العالی کے نام نامی اسمِ گرامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جن کے حقائق نگار قلم سے اسرار و رموز کے سوتے پھوٹتے ہیں اور روحانیت و معرفت کے چشمے ابلتے ہیں ۔

خادم اہلسنت
فیاض کاوش

www.AlahazratNetwork.org

تقدیم

فاضل مصنف پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش زید مجدہٗ پاکستان کے صاحبِ طرز ادیب و شاعر اور اہل سنّت کے نامور قلمکار ہیں ــــ اُن کے قلم میں جلال بھی ہے اور جمال بھی ۔ ــ اُن کا ذہن صاف اور دِل پاک ہے ــــ اُن کا مزاج شاہانہ، طبیعت فقیرانہ، معیشت و معاشرت قلندرانہ ہے ــــ وہ ایک سچے مسلمان اور کھرے انسان ہیں ۔ ــــ اُن کی تحریر دِل نواز، اُن کی باتیں جان نواز ــــ جب وہ بولنے یا لکھنے پر آتے ہیں ۔ مصلحتوں کو سامنے نہیں رکھتے بولتے اور لکھتے چلے جاتے ہیں ــــ اُن کے قلم میں بلا کی روانی ہے ــــ وہ ایک بے خوف اور نڈر انسان ہیں ۔ ایسے انسان نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہیں ۔

عالمی جامعات و کلیات کے اساتذہ گذشتہ بیس برس سے امام احمد رضا پر لکھ رہے ہیں ۔ ــــ پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش کا بھی یہ محبوب موضوع ہے ــــ انہوں نے امام احمد رضا پر لکھا ہے اور خوب لکھا ہے ــــ پیش نظر کاوش بھی انہیں کے رشحات قلم کی ممنون ہے ــــ اس مقالے میں اس دور کے قاری کی ضرورت اور فرصت کو سامنے رکھتے ہوئے نہایت اختصار کے ساتھ مؤثر انداز میں امام احمد رضا کے سوانحی خدوخال پیش کئے گئے ہیں ــــ مولیٰ تعالیٰ فاضل مصنّف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اس خدمت کو قبول فرما کر دارین میں اُن کے مراتب و درجات بلند فرمائے ۔ آمین !

www.AlahazratNetwork.org

۲۸ ، جمادی الثانی سنہ ۱۴۱۰ھ
۲۶ ، جنوری سنہ ۱۹۹۰ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج
سکھر (سندھ)

www.AlahazratNetwork.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام اہلسنت کا خاندانی پس منظر

حضرت امام احمد رضا بریلوی کا تعلق "بریلی" کے ایک خوشحال گھرانے سے تھا۔ زمینداری سے رئیسانہ زندگی بسر ہوتی تھی۔ آپ کا خاندان دینی علوم کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول سے بھی سرشار تھا ــــــ وہ پٹھانوں کے معزز قبیلے "بڑہیچ" سے تعلق رکھتے تھے ــــ ان کے بزرگ اعلیٰ ــــ "حضرت محمد سعید اللہ خان علیہ الرحمۃ" ــــ مغلیہ سلطنت کے زمانہ میں ــــ "قندھار" ــــ (کابل) سے نادر شاہ کے ساتھ لاہور آئے تھے ــــ یہاں وہ اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز رہے لاہور کا "شیش محل" انہیں کی ملکیت تھا۔ پھر لاہور سے شش ہزاری منصب پر (چھ ہزار گھڑ سوار لشکر کے سالار بنکر) دہلی چلے گئے۔ وہاں اپنی اعلیٰ جنگی صلاحیتوں کے سبب ــــ شجاعت جنگ ــــ کے خطاب سے سرفراز ہوئے ــــ ان کے بعد ان کے بیٹے محمد سعادت یار خان صاحب دہلی سے کسی فوجی مہم پر بریلی گئے۔ مہم میں کامیاب و فتحیاب ہونے کے بعد "بریلی" کی صوبیداری کا شاہی پروانہ ملا اس

www.AlahazratNetwork.org

کے بعد ان کے بیٹے حضرت اعظم خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بریلی ہی میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ کچھ دن حکومت کے عہدۂ وزارت پر بھی فائز رہے پھر امورِ سلطنت سے الگ ہو کر وہاں گوشہ نشینی اختیار کر کے یادِ اللہ میں مشغول ہو گئے اور ولیٔ کامل ہوئے۔ بریلی میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے آپ کا شمار صاحب کرامت اولیاء میں ہوتا ہے۔

بریلی شریف شہر بریلی (روہیلکھنڈ) بھارت میں واقع ہے۔۔ "اگرچہ شہر بریلی بمقابلہ دہلی، لکھنؤ، آگرہ قصبہ ہے مگر کبھی یہ عالموں، حکیموں، شاعروں، خوش نویسوں سے خالی نہیں رہا۔ بریلی میں علومِ اسلامی کے عروج کا زمانہ حافظ الملک کے عہد سے شروع ہوتا ہے جبکہ روہیلکھنڈ میں پانچ ہزار علماء مساجد و مدارس میں درس دیتے تھے" لے

حضرت پردادا صاحب حضرت محمد اعظم خان صاحب علیہ الرحمہ کے سعادت مند بیٹے ـــ حافظ محمد کاظم علی خان صاحب شہر بدایوں کے تحصیلدار ہوئے ـــ آٹھ گاؤں کی جاگیر کے مالک تھے۔ دو سو سوار کا دستہ آپ کی خدمت میں ہر وقت تیار رہتا تھا ـــ ان کے صاحبزادے ـــ حضرت محمد رضا علی خان علیہ الرحمہ بے مثل عالم، ولیٔ کامل اور قطبِ وقت ہوئے جو امام احمد رضا خان قدس سرہٗ کے دادا جان تھے۔ آپ کے خاندان میں انہیں کے زمانہ میں حکمرانی کا دور ختم ہو کر فقر و درویشی کا رنگ غالب آیا

www.AlahazratNetwork.org

حضرت دادا جان | قطب زماں حضرت مولانا شاہ محمد رضا علی خان علیہ الرحمہ (م۔ ۱۸۶۵ء) ۲۲ سال کی عمر میں تمام دینی علوم سے فارغ ہو چکے تھے ـــ علم فقہ میں خاص مہارت اور تصوف میں اعلےٰ مقام رکھتے تھے بڑے عابد و زاہد تھے کشف و کرامت میں روہیلکھنڈ کے بزرگ ترین علماء میں شمار ہوتے تھے۔ تواضع اور سخاوت میں مشہور تھے آپ کے لائق فرزند حضرت مولانا شاہ محمد نقی علی خان علیہ الرحمہ ہوئے جو علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ و پیراستہ تھے۔

حضرت والد ماجد | امام احمد رضا کے والد ماجد حضرت مولانا شاہ محمد نقی علی خاں علیہ الرحمہ ۱۸۳۰ء میں پیدا ہوئے ـــ اپنے والد قطب زماں حضرت مولانا شاہ محمد رضا علی خاں علیہ الرحمہ سے دینی علوم حاصل کرنے کے بعد ساری عمر عقائد کی اصلاح میں گذار دی۔ بریلی میں ایک مدرسہ قائم کیا اور اس کا تاریخی نام "مصباح التہذیب" (۱۲۸۹ھ) رکھا علامہ محمد حسن علمیؔ آپ ہی کے شاگرد تھے جن کے "خطبات علمی" بہت مشہور ہوئے۔

حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی کتابیں لکھیں جن میں سے پچیس کتابیں بڑی زبردست ہیں خاص طور پر ـــ الکوکبۃ النقویہ ـــ وسیلۃ النجات ـــ ازالۃ الاوہام ـ تزکیۃ الایقان ـ اللمعۃ البراس ـــ اور سرور القلوب بہت مقبول ہوئیں۔ آپ کی زندگی درویشانہ تھی۔ غریبوں پر بڑے مہربان تھے مگر امیروں سے کنارہ کش رہتے تھے۔ اپنے دور کے بڑے پائے کے عالم اور ولیٔ کامل تھے۔

www.AlahazratNetwork.org

آپ نے اپنی آخری تحریر — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یادگار چھوڑی اور آخری کلمہ — اللّٰہ — ارشاد فرمایا۔

وصال کے وقت حاضرین نے دیکھا کہ آپ کے سینے سے ایک نور بلند ہوا اور چہرے پر بجلی کی طرح چمک کر غائب ہو گیا اس وقت روح پرواز کر گئی — انا للہ وانا الیہ راجعون ہ

ولادت شریف امام احمد رضا کی پیدائش ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو شہر بریلی (یوپی) بھارت میں ہوئی گویا کہ ۱۸۵۷ء کے خونی انقلاب کے ساتھ ہی قدرت نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا انتظام فرما دیا

نام نامی اسم گرامی آپ کے داداجان نے آپ کا نام "احمد رضا" رکھا بعد میں خود آپ نے اپنے نام کے ساتھ — "عبدالمصطفیٰ" کا اضافہ کیا جس سے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بے پناہ محبت وعقیدت کا اظہار ہوتا ہے اس طرح آپ کا پورا نام ہے "اعلیٰ حضرت، مجدد ملت الحاج حافظ قاری عبدالمصطفیٰ شاہ محمد احمد رضا خاں فاضل بریلوی قادری"

گھریلو حالات امام احمد رضا نے جس ماحول میں آنکھ کھولی وہ دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے معزز تھا — آپ خاندانی زمیندار تھے — شہر میں بہت سی دکانیں اور مکانات تھے جن سے کرایہ آتا تھا۔ مگر غریبوں اور بیواؤں سے کرایہ نہیں لیا جاتا تھا۔ آپ کے گھر سے کوئی سائل کبھی خالی ہاتھ نہ جاتا تھا۔ ناداروں، بیواؤں، اور یتیموں کے وظیفے مقرر تھے — باہر کے ضرورت مندوں کو بذریعہ منی آرڈر رقم پہنچائی جاتی تھی — گھر میں دینی ماحول تھا — گھر سے باہر

www.AlahazratNetwork.org

حضرت والد ماجد کا مدرسہ چل رہا تھا — فطری طور پر آپ بھی علم و عمل کی طرف مائل تھے اس پر اللہ کا یہ فضل کہ دینی ماحول اور دنیاوی مزدوریوں سے بے نیازی — اس طرح زندگی میں چار چاند لگ گئے۔

بچپن اور لڑکپن آپ بچپن ہی سے دنیاوی آلائشوں سے پاک تھے — فطرتاً دین کی طرف مائل تھے دوسرے لڑکوں کی طرح کھیل کود کی طرف ذرا دھیان نہ دیتے تھے — پڑھنے لکھنے کے شوقین تھے۔ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ پڑھتے پڑھتے یاد کر لیتے تھے — اس وقت استاد کو حرف بحرف سنا دیتے — یہ دیکھ کر استاد محترم دنگ رہ جاتے — ایک دن وہ فرمانے لگے

"احمد میاں! یہ تو کہو کہ تم آدمی ہو یا جن؟ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی!"

آپ اپنی اس حیرت انگیز ذہانت کے سبب جلد جلد علم کی اعلیٰ منزلیں طے کرنے لگے۔

تعلیم آپ کی علمی استعداد دیکھ کر علماء وقت حیران تھے۔

- چار سال کی ننھی سی عمر میں پورا کلام پاک ناظرہ پڑھ لیا
- چھ سال کی چھوٹی سی عمر میں عید میلاد النبی کے موقع پر ایک بڑے مجمع میں سیرت پاک پر طویل تقریر کر کے سب کو حیرت زدہ کر دیا۔
- چودہ سال سے بھی کم عمری میں پورے عالم بن گئے اور بحیثیت مفتی فتویٰ بھی جاری کرنے لگے۔
- خداداد قوت حافظہ ہی کے سبب آپ کو چودہ سو برس تک کی کتابیں حفظ تھیں۔

www.AlahazratNetwork.org

لوگ آپ کو "حافظ صاحب" کہہ دیا کرتے تھے اس کا آپ کو بڑا احساس ہوا۔ رمضان شریف آیا تو روزانہ آپ نے ایک سپارہ یاد کرکے سنانا شروع کر دیا اس طرح آپ نے صرف ایک مہینے میں سارا کلام پاک حفظ کرکے سنایا۔ یوں آپ نے اگلے پچھلے تمام حفاظ کا ریکارڈ توڑ دیا۔

آپ کے ابتدائی استاد مرزا غلام قادر بیگ ہوئے۔ باقی ساری تعلیم اپنے والد ماجد ہی سے حاصل کی۔ آخر میں حدیث کی سند شیخ الحرم علامہ سید احمد زینی دحلان مکی سے لی اور فقہ کی سند شیخ عبدالرحمٰن حنفی مکی سے حاصل کی جن کا سلسلہ اسناد حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

آپ نے بعض علوم و فنون خود اپنی عقل کی تیزی سے حاصل کئے۔ غرض کہ آپ نے جن علوم و فنون میں کمال حاصل کیا ان کی تعداد پچاس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تاریخ اسلام میں مشکل ہی سے کوئی ایسا عالم ہوگا جو اس قدر زیادہ علوم و فنون پر پوری طرح حاوی ہو۔

اور پھر لطف یہ کہ ان تمام علوم و فنون کو آپ نے صرف حاصل ہی نہیں کیا بلکہ ان پر گرانقدر کتابیں لکھ کر اپنی مہارت کا بہترین ثبوت دیا۔ آپ کی کتابوں کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ پہنچ چکی ہے۔ انتہا یہ کہ آپ کی بعض تحریریں تو دورِ جدید کے اہل علم سمجھ بھی نہیں سکتے۔ بعض علوم آپ نے خود ایجاد کئے۔ جن کے نام تک سے لوگ ناواقف ہیں۔

www.AlahazratNetwork.org

دستِ بیعت

علم ظاہری سے سرفراز ہونے کے بعد "علوم باطنی" سے فیضیاب ہونے کے لیے آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ ۱۸۷۷ء میں ہندوستان کے روحانی مرکز ــــ خانقاہ عالیہ "برکاتیہ" مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور قطب زماں شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں شامل ہوگئے ــــ پیر روشن ضمیر نے مرید باصفا کی نورانی پیشانی پر آثارِ سعادت دیکھ کر اسی وقت اپنی روحانی خلافت اور مرید کرنے کی اجازت سے نوازا ــــ بس پھر کیا تھا ــــ ایک تو آپکی علمی سرگرمیاں دوسرے اس پر چڑھا ہوا زہد وتقویٰ ــــ سارے ہندوستان میں دھوم مچ گئی ــــ ہر طرف سے نورِ معرفت کے پروانے آپ پر ٹوٹنے لگے. خود آپ کے پیرومرشد آپ پر فخر کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے

"اگر اللہ تعالیٰ" قیامت کے دن پوچھے گا کہ میرے بندے میرے لیے کیا لایا ہے تو میں بھی کہوں گا کہ اے مالک کل میں تیرے لیے احمد رضا کو لایا ہوں"۔

پہلا حج مبارک

۱۸۷۸ء میں آپ اپنے والد بزرگوار کے ساتھ حج شریف کے لیے حاضر ہوئے قیام کے دوران ایک دن آپ حرم شریف کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے ــــ نورِ معرفت سے پیشانی مبارک جگمگا رہی تھی۔ اتنے میں امام وقت حضرت حسین بن صالح شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ادھر سے گزر ہوا ان کی نظر اچانک آپ کی نورانی پیشانی پر پڑ گئی ــــ آپ ٹکٹکی جو دیکھتے ہی چلے گئے. آخر
[illegible]

www.AlahazratNetwork.org

"میں اس پیشانی میں اللہ کا نور دیکھتا ہوں ــــ آپ "ضیاء الدین" ہر دین کی روشنی ہیں"

اس کے بعد حضرت شیخ محترم بڑی شفقت سے آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو اپنے گھر لے گئے ــــ اپنے دستخطِ خاص سے کتب "صحاح ستہ" کی اسناد اور سلسلۂ قادریہ کی خلافت خاص عطا فرمائی۔

اس کے علاوہ اس نورانی سفر میں فاتحِ وہابیہ ــــ حضرت علامہ سید احمد زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ (مفتی شافعیہ) اور شیخ عبدالرحمٰن سراج مکی رحمۃ اللہ علیہ (مفتی حنفیہ) نے بھی آپ کو ــــ حدیث، تفسیر اور فقہ و اصول کی اسناد خاص سے سرفراز فرمایا ــــ دیگر علمائے حجاز نے بھی آپ کی بڑی عزت افزائی فرمائی۔

دوسرا حج شریف

۱۹۰۵ء میں آپ دوبارہ حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کرنے تشریف لے گئے ــــ عرب و عجم میں آپ کی کامیاں اور سرفرازیاں دیکھ کر آپ کے مخالفین جلے بیٹھے تھے ــــ یہاں آکر آپ کو گھیر لیا آپ کے خلاف شریف مکہ کے کان بھرے اور ایک استفتاء علم غیب پر پیش کیا ــــ اور دو دن کے اندر اندر جواب طلب کیا۔ یہاں طویل سفر کے سبب آپ کی طبیعت پہلے ہی سے ناساز تھی آپ بخار میں گرفتار تھے اور پھر نہ کوئی تحریری یادداشت قریب نہ ہی حوالہ کی کوئی کتاب پاس ــــ!!

لیکن وہ جو آپ کے بارے میں کسی عرب عالم نے کہا تھا کہ "آپ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں میں سے ایک معجزہ ہیں"

www.AlahazratNetwork.org

یہیں پہ اعجازِ مصطفیٰ ظاہر ہوا اپنی خداداد صلاحیت سے کام لے کر
آپ نے آٹھ گھنٹے میں مطلوبہ سوال کے جواب میں ایک پوری کتاب تصنیف
فرمادی ـــ ایسی بے مثال ولازوال تصنیف جو چار سو صفحات پر پھیلی
ہوئی ہے جسے دیکھ کر علمائے عرب حیران رہ گئے ـــ اور آپ کے مخالفین
نادم وشرمسار ہوئے خود شریف مکہ نے تعریف کی اور علمائے وقت نے
اس پر زوردار تقاریظ لکھیں۔ وہابیہ پر اوس پڑ گئی۔

آپ کی اس معرکۃ الآرا تصنیف کا نام بھی ایسا
الدولۃ المکیۃ معرکۃ الآرا ہے جس سے کتاب کا اصل موضوع
اور سنِ تصنیف بھی معلوم ہو جاتا ہے یعنی

"الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ"

اس کتاب کو پڑھ کر علمائے عرب نے آپ کی بے حد وحساب قدر
افزائی فرمائی ـــ آپ کے بڑھے چڑھے علم وفضل سے متاثر ہوکر آپ
کو بڑے بڑے القاب وآداب اور خطابات سے نوازا (جس سے حسام
الحرمین کی عبارتیں بھری پڑی ہیں) بالآخر متفقہ طور پر سب نے آپ کو
اپنا امام تسلیم کر لیا ـــ اپنی کتب پر آپ سے تقریظیں لکھوائیں، آپ
سے فقہ وحدیث کی سندیں لیں اور آپ کے سلسلۂ ارادت میں داخل
ہوکر خلافت واجازت کے پروانے حاصل کئے ـــ

غرضیکہ امامِ اہلِ سنت نے متنازعہ موضوعات پر قلم برداشتہ
کئی کتابیں عربی میں لکھ کر اپنی لیاقت کا سکہ بٹھا دیا ـــ ایسی فصیح وبلیغ عربی
لکھتے تھے کہ اہلِ عرب رشک کرتے تھے ـــ مگر ان کی اصل دولت

www.AlahazratNetwork.org

تو خبِ رسول تھی جس کی بدولت ہی رب تعالیٰ کا یہ فضلِ خاص تھا۔!
آخر کار حافظ الکتب الحرم علامہ سید اسمٰعیل خلیل المکی علیہ الرحمہ نے آپ کو اس صدی کا "مجدد" قرار دیا۔ ۵
اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری علیہ الرحمہ نے بھی آپ کو ملت اسلامیہ کا مجدد ٹھہرایا۔ ۶

دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری

مکۂ معظمہ کی حاضری سے مستفیض ہو کر امام اہلِ سنّت زیارتِ طیبہ کے لیے روانہ ہوئے، مدینہ منورہ پہنچ کر جب آپ روضۂ رسول پر لرزتے کانپتے اپنا بیقرار دل لیے ہوئے حاضر ہوئے تو یہاں تڑپ کر ایسی نعت شریف پڑھی کہ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عاشقِ زار کو کھلی آنکھوں اپنا دیدار کرایا۔ تاریخ میں یہ کرمِ خاص کسی خاص آدمی پر ہی ہوا ہے۔
ے "یہ منصبِ بلند ملا جس کو مل گیا"
غرض کہ زیارتِ رسول سے سرشار و مستانہ وار جب باہر تشریف لائے تو،

علماءِ نو علماءِ اہلِ بازار تک کو آپ نے اپنی زیارت و ملاقات کا مشتاق پایا۔ چنانچہ صبح سے عشاء تک آپ کے پاس علمائے مدینہ کا ہجوم رہتا ــ ملاقات و زیارت کرنے والوں کی بھیڑ بارہ بجے تک لگی رہتی۔

www.AlahazratNetwork.org

مدینہ منورہ میں امام اہل سنت کی عزت افزائی کا آنکھوں دیکھا احوال حضرت مولانا عبدالکریم درباجرمکی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں :

"میں کئی سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں۔ ہندوستان سے ہزاروں اہل علم آتے ہیں۔ وہ شہر کی گلی کوچوں میں جوتیاں چٹخاتے مارے مارے پھرتے ہیں۔ کوئی ان کو مڑ کر بھی نہیں دیکھتا۔ لیکن فاضل بریلوی کی شان ہی عجیب ہے۔ یہاں کے علماء اور بزرگ سب ہی ان کی طرف جوق در جوق چلے آ رہے ہیں اور ان کی تعظیم میں بصد تعجیل کوشاں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے"

معمولاتِ زندگی

امام احمد رضا بریلوی جسمانی طور پر دبلے پتلے تھے۔ غذا برائے نام تھی ہر وقت کتابیں لکھنے اور فتووں کے جواب دینے میں لگے رہتے تھے لیکن نماز ہمیشہ باجماعت پڑھتے تھے۔ مسواک ضرور کرتے۔ نماز بڑے اہتمام سے پورے کپڑوں کے ساتھ عمامہ باندھ کر پڑھتے۔ حد انتہا یہ ہے کہ سخت بیمار ہوتے تب بھی مسجد میں آکر جماعت سے نماز ادا فرماتے۔ فرض روزوں کے علاوہ اکثر نفل روزے بھی رکھتے۔ سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کرتے۔ کسی چیز کے لینے دینے کے لئے ہمیشہ سیدھا ہاتھ استعمال فرماتے۔ کبھی زور دار قہقہہ لگا کر نہ ہنستے۔ خوش ہونے کے وقت بس تبسم فرماتے قبلہ کی طرف منہ کرکے نہ تھوکتے نہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلاتے۔ ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔ سخاوت بہت کرتے۔ جو مسکین دروازے پر آتا خالی

www.AlahazratNetwork.org

نا ہو نہ جاتا، غریبوں طالب علموں ناداروں یتیموں اور بیواؤں کے وظائف مقرر تھے۔ روپیہ بچا کر رکھنے کے عادی نہ تھے جو آتا تقسیم فرما دیتے کبھی اتنی رقم جمع نہ رہ پائی کہ زکوٰۃ لاگو ہوتی۔ طبقۂ علماء میں ایسا سخی کسی کو نہ پایا۔ علم و عمل کی انتہائی بلندیوں پر پہنچنے کے باوجود بچوں پر بڑی شفقت فرماتے۔ طالب علموں کی بڑی قدر کرتے۔ عالموں کا حد درجہ احترام فرماتے ——— اور سادات کرام کے قدموں میں تو بچھ بچھ جاتے ——— ذکرِ رسول کی محفل میں بڑے ادب سے دو زانو ہو کر بیٹھتے۔ چار چار یا پانچ پانچ گھنٹے تقریر کرتے مگر زانو کبھی نہیں بدلتے۔ چلتے وقت آہستہ قدم اٹھاتے اور نگاہیں نیچی رکھتے۔ جب جمائی لیتے تو دانتوں میں انگلی دبا کر آواز پیدا نہ ہونے دیتے۔ لفظ ——— "محمد" سنکر "صلے اللہ علیہ وسلم" ضرور فرماتے۔ سوتے وقت جسم مبارک لفظ ——— "مُحَمَّدْ" کی شکل میں کر لیتے۔ غرض سوتے جاگتے حبِ رسول میں سرشار تھے تمام عمر شریعت کے پابند رہے اور زندگی کا ہر لمحہ سنت کی پیروی میں گذارا۔

انگریز سے نفرت اعلیٰ حضرت کو انگریز سے اس قدر نفرت تھی کہ انہوں نے تمام عمر لفافے پر ڈاک کا ٹکٹ الٹا لگایا یعنی تاج والا حصہ نیچے کی طرف رکھا۔ اس طرح آپ فرماتے تھے کہ میں نے انگریز کا سر نیچا کر دیا ——— !

امامِ اہلِ سنت کو انگریز سے نفرت و بیزاری اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملی تھی ——— یہی آپ کے بعد آپ کے صاحبزادوں۔ شاگردوں اور خلفاء میں منتقل ہوئی۔ چنانچہ آپ کے ہمعصر سید الطاف علی بریلوی شہادت دیتے ہیں کہ:۔

www.AlahazratNetwork.org

"انگریز اور انگریزی حکومت سے دلی نفرت تھی۔ شمس العلماءُ قسم کے خطاب وغیرہ کو حاصل کرنے کا، ان کو یا ان کے صاحبزدگان کو کبھی تصور بھی نہ ہوا تھا"

آپ نے اپنی ساری زندگی میں کبھی کسی انگریزی عدالت میں حاضری نہ دی۔ کچہری سے سمن جاری ہوئے مگر آپ کسی صورت حاضرِ عدالت نہ ہوئے ۹

"بلکہ مسلمانوں کو بھی یہی تلقین فرماتے تھے۔ "کیا اچھا ہوتا کہ مسلمان اپنے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لیتے اپنے سب مقدمات خود فیصل کرتے۔ یہ کروڑوں روپے جو اسٹامپ و وکالت میں گھسے جاتے ہیں، گھر کے گھر تباہ ہوگئے اور ہوتے جاتے ہیں محفوظ رہتے"

خوش مزاجی اعلیٰ درجہ کا زہد و تقویٰ اور علمی مصروفیات رکھنے کے باوجود آپ کے مزاج میں خشکی نہ تھی بلکہ آپ طبیعتاً نہایت ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے چنانچہ ایک مرتبہ کسی ہندو مصنف نے اپنی کتاب آپ کی خدمت میں پیش کی۔ اس کتاب کا نام تھا "آریہ دھرم پرچار"۔ آپ نے اپنی خوش طبعی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کتاب کے نام کے آگے موٹے قلم سے لکھ دیا "حرف"۔ اب اس کتاب کا نام یوں ہوگیا "آریہ دھرم پرچار حرف"۔

اللہ رسول کی ڈھال آپ کے علم کی ایسی دھاک بیٹھی ہوئی تھی کہ

www.AlahazratNetwork.org

کسی کو آپ سے مناظرہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ یوں سامنے تو بس چلتا نہ تھا۔ مخالفین آپ کو گالیوں کے گمنام خطوط لکھ کر بھیجا کرتے تھے جن کو پڑھ کر آپ بالکل غصہ نہ کرتے تھے بلکہ بڑی دلجمعی سے فرماتے تھے۔

"میری ذات پر حملہ کریں تو میں شکر کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے مجھے دین حق کے لیے سپر بنایا کہ وہ جتنی دیر مجھے کوستے، گالیاں دیتے، برا بھلا کہتے ہیں —— اتنی دیر اللہ رسول کی توہین و تنقیص سے باز رہتے ہیں —— ادھر سے کبھی اس کے جواب کا وہم بھی نہیں گذرا کہ ہماری عزت ان کی عزت پر نثار ہونے ہی کے لیے ہے بلکہ ان پر نثار ہونا ہی عزت ہے"۔

ترجمۂ قرآن — کنز الایمان

۱۹۱۱ء میں امام اہل سنت نے قرآن پاک کا شاندار ترجمہ "کنز الایمان" —— کے نام سے کیا جو عشق و ایمان کا شاہکار ہے —— اور تراجم قرآن کے ذخیرے میں ایک اضافے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں روح قرآن رواں دواں ہے —— حقیقت یہ ہے کہ قرآن پاک کے ترجمہ کے لیے صرف "علم و دانش" ہی درکار نہیں ہوتے بلکہ عشق و محبت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ ترجمے کے دوران بہت سے ایسے نازک موقع آتے ہیں کہ پاس ادب کے ساتھ وہاں سے گزر جانا آسان کام نہیں ہوتا —— مگر امام اہل سنت عشق مصطفےٰ کے طفیل اس پلصراط ادب سے پلک جھپکتے گذر گئے آپ کے ترجمہ کا کمال یہ ہے کہ جن "اشکال" اور ان کے "حل" کو مفسرین کئی کئی صفحات پر بھی مشکل بیان کر پاتے ہیں۔ آپ نے اسے اپنے ترجمے کے چند

www.AlahazratNetwork.org

لفظوں میں کھول کر رکھ دیا ہے ——— گویا آپ نے ——— تفسیری ترجمہ ——— فرمایا جو مختصر ہونے ہوئے جامع بھی ہے ! چنانچہ ماننا پڑے گا کہ :

قرآن مجید کے اس ترجمے میں زبان و بیان کی شگفتگی موجود ہے اور یہ عام فہم بھی ہے ۔ اس میں اعلیٰحضرت کا شاعرانہ ذوق ، عالمانہ بصیرت ، ایمان کی پختگی ، محبت رسول اور ادب کے جوہر نمایاں ہیں[11] ۔

چنانچہ مخالفین بھی اعتراف کرتے ہیں کہ :۔

" اُردو زبان میں سب سے بہتر ترجمہ ——— مولانا احمد رضا خاں کا ہے ۔ آپ نے جو لفظ ایک جگہ رکھ دیا ہے اس سے بہتر لفظ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا "[12]

غرضیکہ امام اہلِ سنت کے ترجمۂ قرآن کی شان میں اپنے پرائے سب ہی رطب اللسان ہیں !

تفسیر قرآن تفسیر میں امام اہلِ سنت کی شان یہ تھی کہ صرف ——— سورۃ والضحیٰ ——— کی چند آیتوں کی تفسیر چھ سو صفحات سے بھی تجاوز کر گئی ——— زندگیاں ملتیں تو مکمل تفسیر لکھتے ——— ایک زندگی تو قرآن پاک کی ایسی تفسیر کے لیئے کافی نہ تھی[13] ۔

علم حدیث علم حدیث میں آپ کا مقام اس قدر بلند ہے کہ خود حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ مولانا [illegible] علی صاحب اور مسلک دیوبند کے جید عالم نظام الدین احمد پوری [illegible]

[illegible]

www.AlahazratNetwork.org

آپ نے دورِ طالب علمی ہی میں فتویٰ نویسی شروع کر دی
علمِ فقہ تھی ۔ اسی لئے فتویٰ نویسی میں بڑی مہارت حاصل کر لی تھی۔
چنانچہ فتویٰ نویسی میں آپ کا کوئی جواب نہ تھا ۔ دنیا بھر سے اس قدر فتوے آتے تھے کہ کسی مفتی کے پاس اس قدر فتوے آتے نہ سنے ۔ ایک وقت میں پانچ پانچ سو فتوے آجاتے ۔ آپ سب کا بروقت جواب دیتے جو فتویٰ جس زبان میں آتا ، جواب بھی اسی زبان میں دیا جاتا ۔ انگریزی زبان میں بھی فتوؤں کے جواب تفصیلی طور پر ریکارڈ پر موجود ہیں ۔ حتیٰ کہ منظوم فتووں کے جواب منظوم ہی دیئے گئے ہیں ۔ اگر موسم گرما میں آپ پہاڑوں پر گئے ہوتے تو وہاں حوالہ کی کتاب بھی پاس نہ ہوتی پھر بھی فتووں کے جواب آپ قلم برداشتہ ، مدلل اور حوالوں کے ساتھ دیتے ۔ اس کے علاوہ اگر کوئی زبانی سوال کرتا تو آپ برجستہ زبانی جواب دیتے اور کبھی نہ کہتے کہ کتاب دیکھ کر بتاؤں گا ۔ آپ کا دماغ کیا تھا "کمپیوٹر" تھا ۔ کمپیوٹر سے بھی غلطی ہو سکتی ہے مگر آپ کے ذہن سے چوک نہ ہوتی تھی ! اللہ تعالیٰ نے عجب ذہن رسا عطا فرمایا تھا ۔ دیکھنے والے دنگ تھے ۔ سننے والے حیران اور دشمن پریشان رہ جاتے ۔
مخالفین کو بھی یہ تسلیم ہے کہ فقہ میں آپ کی نظیر آنکھوں نے نہیں دیکھی چنانچہ مولوی نظام الدین احمد پوری جو علمائے دیوبند میں سے کسی کو اپنا ہم پلہ نہ پاتے تھے ان کے سامنے علم حدیث و فقہ سے متعلق امام احمد رضا کی تحریر پڑھ کر سنائی گئی تو وہ بے ساختہ پکار اُٹھے ۔
" علامہ شامی ۔ اور ۔ صاحب فتح القدیر ۔ تو مولانا (احمد رضا خاں بریلوی) کے شاگرد ہیں ۔ یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتے ہیں "

---

www.AlahazratNetwork.org

مولانا محمد یوسف بنوری کے والد بزرگوار مولانا محمد ذکریا شاہ صاحب نے فرمایا:

"اگر اللہ تعالیٰ احمد رضا خاں بریلوی کو پیدا نہ فرماتا تو ہندوستان میں حنفیت ختم ہو جاتی۔"[۱۵]

مشکل سے مشکل فتوے کا جواب آپ پلک جھپکتے لکھوا دیا کرتے تھے زبانی طور پر ارشاد ہوتا کہ الماری سے فلاں کتاب نکال کر ورق الٹنے کے بعد اتنے صفحوں اور سطروں کے بعد یہ مضمون ہوگا، اسے نقل کر لو —— اس طرح آپ کی ذہنی صلاحیت دیکھ کر لوگ حیران رہ جاتے!

فتاویٰ رضویہ مسلم پرسنل لاء کے مصنف، ہندوستان کے مشہور پارسی ماہر قانون پروفیسر ملا نے کہا:

"فتاویٰ عالمگیری کے بعد فقہ اسلامی کی دوسری عظیم کتاب فتاویٰ رضویہ ہے۔"[۲]

ڈاکٹر اقبال کا خراج تحسین امام اہلسنت کی شان فقاہت کو ڈاکٹر اقبال نے یوں خراج تحسین پیش کیا ہے:

"ان کے فتاویٰ ان کی ذہانت، فطانت، جودت طبع، کمال فقاہت اور علوم دینیہ میں تبحر علمی کے شاہد عدل ہیں۔ ان کے فتاویٰ سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر "اعلیٰ اجتہادی صلاحیتوں" سے بہرہ ور تھے اور پاک و ہند نابغہ روزگار فقیہہ تھے۔"

---

www.AlahazratNetwork.org

علامہ اقبال کے بیان کی شہادت امام اہلِ سنت کے فتاوی کا مجموعہ ——
"فتاویٰ رضویہ" —— دے رہا ہے جو آپ کا علمی شاہکار اور فقہ کا بحرِ ذخار ہے۔
یہ بڑے سائز کی بارہ ۱۲ جلدوں میں پھیلا ہوا ہے —— جس کی ہر جلد، جہازی سائز
کے ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور اکثر فتاویٰ تو خود تحقیقی مقالات کا حکم رکھتے
ہیں اور مستقل کتاب کی حیثیت کے مالک ہیں۔ اسے یوں سمجھئے کہ اگر ہندوستان
کے کسی بھی عالم کی ساری کتابیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھدی جائیں اور دوسرے
میں صرف آپ کا —— "فتاویٰ رضویہ" ہو تو یقیناً حضرت کا پلڑا بھاری رہے گا ——
(اسی طرح یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ کے تمام علمائے ہند کی ساری
کتابیں ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور دوسرے میں صرف امام احمد رضا کی
کتب ہوں تو بھی آپ ہی کا پلڑا بھاری رہے گا)

غرضیکہ مندرجہ بالا بیان میں علامہ اقبال نے امام اہلسنت کی جن "اعلیٰ
اجتہادی صلاحیتوں" کا اعتراف کیا اس کی ایک روشن مثال یہ ہے کہ جب کاغذ
کے نوٹ نئے نئے چلے تھے اور ان پر زکوٰۃ کا مسئلہ بھی بالکل نیا تھا کیونکہ
زکوٰۃ تو اصل میں چاندی سونے پر ہوتی ہے چنانچہ اس نئے مسئلہ میں علمائے
حرمین اُلجھ رہے تھے آخر انہوں نے امام اہلسنت کی طرف رجوع کیا۔ چنانچہ
آپ نے بر وقت ۱۹۰۶ء میں تمام شکوک و شبہات اور اعتراضات کا ازالہ
کرتے ہوئے جواباً ایسا فاضلانہ مقالہ لکھ کر دیا کہ جسے پڑھ کر سب علمائے عرب
حیران رہ گئے! جب فاضل جلیل مفتی حنفیہ حضرت علامہ عبداللہ بن صدیق نے امام
احمد رضا کی جانب سے دیئے گئے حوالے کے طور پر فتح القدیر کی اس عبارت کو
پڑھا:- "لو باع کاغذۃ بالف یجوز ولا یکرہ"
(یعنی کوئی شخص اپنے کاغذ کا ٹکڑا ہزار روپے میں بیچتا ہے تو بلا کراہت جائز

www.AlahazratNetwork.org

[illegible] تو وہ پھڑک گئے ـــــ جوش میں آکر اپنے زانو پہ ہاتھ مار کر بولے:
[illegible] افسوس! حضرت جمال بن عبداللہ مفتی اعظم مکہ معظمہ بھی اس نص صریح
[illegible] کیسے غافل رہ گئے جو ایک ہندی عالم نے کمال کر دکھایا۔
علمائے عرب پر آپ کی یہ کھلی فتح تھی۔ بعد میں اسی مقالے کو سامنے رکھ کر
جدید فکر کے حامل پروفیسر محمد حنیف اختر فاطمی نے انگریزی میں ایک مفید مقالہ لکھا
جو پاکستان میں بینکنگ کے لئے رہنما ثابت ہوا۔

اس طرح امام احمد رضا نے اپنی اجتہادی صلاحیتوں سے ثابت کر دیا کہ آپ
[illegible] ہوتے ہوئے جدید ذہن رکھتے تھے ـــــ چنانچہ آپ نے جدید
مسائل کو [illegible] کی روشنی میں حل کیا درایت کے ساتھ روایت کا بہر حال
[illegible] جدید ذہن اجتہاد کے شوق میں روایت سے بغاوت کر کے اسلام
کی [illegible] پہنچاتے ہیں ـــــ اور شعائر اسلام سے کھیلتے ہوئے ذرا نہیں
شرماتے [illegible] اپنی علمی بے مائیگی اور عقلی دیوالیہ پن کا ثبوت بہم
پہنچاتے ہیں۔

[illegible] بریلوی قدس سرہٗ بڑی برق رفتاری سے سوچتے
تھے [illegible] کی تیزی کی طرح لکھتے بھی تھے ـــــ آپ
[illegible] آپ کی تحریر کو چار آدمی نقل کرنے
[illegible] کر کے مسودے دیتے جاتے ـــــ
[illegible] تیار ہو جا)" [۲]
[illegible] رجوع کرنے کی نوبت نہ

www.AlahazratNetwork.org

آئی اور پھر یہ بھی نہیں کہ یہ تحریریں سرسری قسم کی سطحی تھیں بلکہ انتہائی گہرائی لئے ہوئے، تحقیقی شان کی حامل تھیں۔ جنہیں پڑھ کر اہلِ علم دنگ رہ جاتے۔ امام اہلسنت نے مشکل سے مشکل موضوع پر قلم برداشتہ لکھا اور برجستہ دلائل کے انبار لگا کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ——! —— قدرت کی طرف سے دماغ ایسا اعلیٰ پایا تھا کہ آپ کو وقت ضرورت کتابیں ٹٹولنے کی ضرورت پیش نہ آتی تھی۔ —— رب تعالیٰ نے ایسی فکر رسا بخشی تھی کہ جس مسئلہ پر قلم اٹھایا، اپنی خداداد صلاحیت سے بلا تکلف لکھتے چلے گئے معلوم یہ ہوتا تھا کہ مسائل کی کتابیں آپ کے سامنے کھلی پڑی ہیں اور علم وفضل کے بادلوں سے دلائل کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے ۱۸۵۶ء سے ۱۹۲۱ء تک آپ نے ۵۰ علوم وفنون پر ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں اگر انہیں آپ کی پینسٹھ سالہ زندگی کے حساب سے جوڑیں تو ہر پانچ گھنٹے میں آپ ایک کتاب ہمیں دیتے ہوئے نظر آتے ہیں گویا جو کام ایک "کمپیوٹرائزڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ" کا تھا وہ امام احمد رضا اکیلے انجام دے رہے تھے!

ع "وہ اپنی ذات میں اک انجمن تھے"

خوش نویسی امام اہل سنّت خوش نویسی اور خطاطی میں بھی اپنا جواب نہیں رکھتے تھے —— طرح طرح کے رسم الخط بڑی روانی سے لکھتے چلے جاتے تھے۔ آپ کے نورانی مخطوطات شریف اس فن میں آپ کی مہارت کاملہ کے آئینہ دار ہیں۔

علم مناظرہ بحث ومباحثہ اور علم مناظرہ میں آپ کی ایسی دھاک بیٹھی ہوئی تھی کہ ساری زندگی کوئی مخالف آپ کے مدِمقابل آنے کی جرأت نہ کرسکا نہ صرف یہ بلکہ آپ نے اپنے مسلک کے جواز میں جو تحریری مواد بہم پہنچایا ہے وہ مخالفین کے لئے آج بھی چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

www.AlahazratNetwork.org

علم رجال علم رجال میں وہ دستگاہ حاصل تھی کہ ایک ایک راوی کے حالات نوک زباں پر تھے ــــ شاید اسی وجہ سے آپ ایک ہزار سے زائد کتب لکھ سکے جن کا عمر بھر میں پڑھ لینا ہی مشکل ہے۔

تاریخ گوئی امام احمد رضا کو حروفِ ابجد کے لحاظ سے تاریخ نکالنے میں بڑی مہارت حاصل تھی چنانچہ "جتنی دیر میں کوئی مفہوم لفظوں میں ادا ہوتا اعلیٰ حضرت اتنی دیر میں بے تکلّف تاریخی مادے اور جملے فرمادیا کرتے تھے۔"[۱۱]

اس فن شریف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔

آپ نے اپنی تمام تصانیف کے نام تاریخی رکھے ہیں جن سے سن تصنیف معلوم ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ کیا مجال کہ عربی عبارت میں کوئی جھول پیدا ہو ــــ یا روانی میں فرق آئے ــــ!

شعروشاعری امام احمد رضا بریلوی ایک فطری شاعر تھے۔ چنانچہ آپ شاعری میں کسی کے شاگرد نہ تھے۔ بلکہ ــــ "تلمیذ الرحمٰن" تھے۔ خود فرماتے ہیں۔

"قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی"

ادب و عروض کے بھی آپ خود استاد تھے۔ غرضیکہ آداب شاعری سے پوری طرح آگاہ تھے اور فن شاعری پر پورا پورا عبور رکھتے تھے آپ کی امتیازی شان یہ ہے کہ آپ کے کلام میں سادگی و صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ "عشق رسول" ــــ کی معراج پائی جاتی ہے۔ "عشق و محبت" کے ساتھ آپ "زہد و تقویٰ" میں بھی منفرد مقام رکھتے تھے۔ چنانچہ نعت گو شعراء

www.AlahazratNetwork.org

ہیں کوئی شاعر علم وفضل اور زہد وتقویٰ میں آپ کا مدِ مقابل نظر نہیں آتا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ آپ کی نعتیہ شاعری کوئی روایتی ــــ یا رسمی شاعری نہیں بلکہ آپ کی نعتیہ شاعری آپ کے دینی جذبات کی آئینہ دار ہے آپ کی شاعری کا ایک ایک لفظ عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا ہے ــ اس حقیقت کو اپنے تو اپنے غیر بھی تسلیم کرتے ہیں چنانچہ ہندوستان کے مشہور نقاد کالیندا اس لکھتے ہیں۔

"ان کے کلام سے ان کے "کامل صاحبِ فن" اور "مسلم الثبوت شاعر" ہونے میں شبہ نہیں اور ــــ ان کی نعتیہ غزلیں تو "مجتہدانہ" درجہ رکھتی ہیں۔[۱۸]"

غرضیکہ اپنے پرائے سب آپ کی عظمتِ فن کی داد دیتے ہیں۔

سائنسی علوم

امام احمد رضا بریلوی اپنے دور کے جدید سائنسی علوم میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے مشہور سائنسدان نیوٹن اور آئن اسٹائن کے بعض نظریات کو باطل قرار دیتے ہوئے اپنی تحقیقات پیش کیں۔ اس سلسلے میں آپ کی کتاب فوزمبین درردحرکت زمین ــــ بڑی فاضلانہ اور قابلِ مطالعہ ہے اس کے علاوہ آپ نے مشیگن یونی ورسٹی (امریکہ) کے پروفیسر البرٹ۔ ایف۔ پورٹا کی تحقیقات کو للکارا اور انھیں غلط ثابت کرکے مغربی دنیا پر اپنی دھاک بٹھائی جس پر نیویارک ٹائمز کے شمارے گواہ ہیں۔[۱۹]

www.AlahazratNetwork.org

علم الاعداد، علم جفر اور علم تکسیر

علم الاعداد اور علم جفر میں بھی استادانہ مہارت حاصل تھی چنانچہ بخارا (روس) سے مولوی عبد الغفار بخاری آپ سے علم جفر سیکھنے آئے علم تکسیر کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے مدینہ منورہ سے مولانا سید حسین مدنی بریلی تشریف لائے اور سوا سال بریلی میں آپ سے یہ علم حاصل کرتے رہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام احمد رضا بریلوی کے پاس حجاز، عرب اور روس تک سے طلبا علم کی پیاس بجھانے آتے تھے۔ آپ کے علم و فضل کی سارے عالم میں دھوم مچ رہی تھی۔ غرضیکہ امام اہل سنت کے علوم و فنون کی فہرست بہت طویل ہے کئی فن تو ایسے ہیں کہ دور جدید کے بڑے بڑے عالم فاضل انہیں جاننا تو درکنار ان کے نام تک سے واقف نہ ہوں گے اور کئی علوم کے تو آپ خود ہی موجد تھے۔ :

حساب، جیومیٹری اور الجبرا

ریاضی، حساب اور الجبرا میں ان کی حیرت ناک مہارت کا یہ جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ اپنے وقت کے مشہور ریاضی داں اور عالمی شہرت یافتہ ماہر حسابیات ڈاکٹر ضیاء الدین، وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ جیومیٹری اور حساب کی دشوار ترین الجھنوں کو سلجھانے کے لئے امام احمد رضا سے مدد لیا کرتے تھے۔ :

ڈاکٹر ضیاء الدین کا خراج تحسین

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب فرماتے ہیں:

" اتنا زبردست محقق عالم ان کے سوا شاید ہی ہو۔ اللہ نے ایسا علم دیا ہے کہ عقل حیران ہے دینی، مذہبی اور اسلامی علوم کے ساتھ ریاضی، اقلیدس

www.AlahazratNetwork.org

جبر و مقابلہ (جیومیٹری، الجبرا) اور توقیت (وقت کا علم) میں اتنی زبردست قابلیت و مہارت کہ میری عقل جس مسئلہ کو ہفتوں غور و فکر کے بعد حل نہ کر سکی، حضرت نے چند منٹ میں حل کر کے رکھ دیا۔
صحیح معنوں میں یہ ہستی ـــــ "نوبل پرائز" کی مستحق ہے۔" ۲۰ہ

علم توقیت

امام احمد رضا نے علم توقیت (وقت معلوم کرنے کے فن میں) اس قدر مہارت بہم پہنچائی تھی کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی ملا لیا کرتے تھے ـــــ اس طرح وقت بالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا ـــــ!!

اُردو میں سائنس

امام احمد رضا سائنس کے موضوعات پہلے تکان بامحاورہ اور رواں اُردو میں سائنس کی ابتداء امام اہلسنت نے ہی کی۔ اُردو میں اپنی علمی تصانیف اور مقالات یادگار چھوڑے ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ عرصہ دراز تک پاکستان میں یہی بحث چلتی رہی کہ آیا اُردو زبان جدید علوم کے بیان پر قادر ہے یا نہیں؟ تقریباً ۷۰ سال قبل امام احمد رضا نے "ـــــ حرکت زمین کے رد میں" ـــــ اُردو زبان میں ایک ایسا محققانہ مقالہ لکھ دیا جو ایک سو سے زائد صفحات پر محیط ہے ـــــ اور لطف یہ ہے کہ یہ مقالہ ایسی بامحاورہ اردو اور روزمرہ میں لکھا گیا ہے کہ آج اسے پڑھ کر حیرت ہوتی ہے ـــــ مولانا کو سائنسی گتھیوں کو سلجھانے میں کوئی دقت محسوس نہ ہوئی ـــــ قلم میں غضب کی روانی ہے!" ۲۱ہ

www.AlahazratNetwork.org

کثرت تصانیف دنیائے اسلام میں تصنیف وتالیف کی کثرت کے اعتبار سے ان کا کوئی مدمقابل پیدا نہ ہوسکا — صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے زمانہ کے تمام مصنفین کی ساری کتابیں ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور دوسرے میں صرف ایک اکیلے امام احمد رضا کی تصانیف کو رکھیں تو یقیناً حضرت ہی کا پلڑا بھاری رہے گا — بیشک امام اہلسنت ایک جہانِ علم تھے آپ نے ہر فن میں اپنی علمی یادگار چھوڑی ہے آپ نے نہ صرف علم فقہ، تفسیر، حدیث وتصوف وغیرہ پر کتابیں لکھیں بلکہ منطق، ہیئت، حساب وفلسفہ جیسے خشک مضامین پر بھی تحقیقی کتابیں تصنیف کیں اور پھر اس کے بالکل برعکس ادب وشاعری میں جذبات کا طوفان اٹھایا اور لطیف احساسات کا جادو جگایا ہے — عجب متضاد خوبیوں کے مالک تھے۔ بقول ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب : وہ کون سا علم ہے جو انہیں نہیں آتا — "وہ کون سا فن ہے جس سے وہ واقف نہیں" حضرت امام احمد رضا بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ (خیابان رضا —)

سیاسیات

حضرت امام احمد رضا کی سیاست، نورِ بصیرت کا آئینہ تھی آپ نے "دو قومی نظریہ" اس وقت پیش کیا جبکہ ایک قومی نظریئے نے سارے ہندوستان میں طوفان الحاد برپا کر رکھا تھا اور بڑے بڑے علماء اور دانشور گاندھی کی آندھی میں سوکھے پتوں کی طرح اُڑے جارہے تھے۔ اس دور میں تو خود علامہ اقبال بھی ترانۂ ہندی لکھ کر ہندوستانی قومیت کے گیت گارہے تھے۔ اور قائداعظم محمد علی جناح اس وقت کانگریسی پلیٹ فارم سے "ہندو مسلم اتحاد"

www.AlahazratNetwork.org

پر تقریریں فرمار ہے تھے ـــــ جی ہاں! ـــــ مستقبل کا کسی کو اندازہ ہی نہ تھا ـــــ عاقبت نااندیشی کا یہ عالم تھا کہ دار العلوم دیو بند کے دار الافتار کے کانگریسی مورچے سے فقیہہ اعظم دیو بند فتویٰ داغ رہا تھا کہ ـــ" قومیں وطن سے بنتی ہیں" ـــــ!

اور اِدھر دہلی سے مفتی کفایت اللہ دیو بندی صدر جمعیتہ العلماء ہند کی طرف سے شاتم رسول شر دھانند سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے "غازی عبد الرشید" کو جنت کی خوشبو سے محروم ہونے کا اعلان کیا جار ہا تھا ـــــ!! بے توفیقی کی انتہا یہ کہ "علی برادران" ـــــ کی جانب سے ـــــ ہندو مسلم بھائی بھائی ـــــ کے فلک شگاف نعرے لگائے جار ہے تھے ـــــ بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ مولانا عبد الباری فرنگی محلی جیسا علامۂ وقت، اپنی آیات و احادیث میں گذری ہوئی زندگی کو گاندھی کی بُت پرستی پر قربان کرنے پر فخر کر رہا تھا! ـــــ بقولِ صحافیٔ دوراں میاں عبد الرشید:

"گاندھی کی آندھی نے جو خاک اڑائی تو اس میں بڑے بڑوں کے پاؤں اکھڑ گئے ـــــ اور بینائی زائل ہو گئی"[۱۴] ؎

ایسے کڑے وقت میں امامِ اہلسنت ہی نے ـــ" ایک قومی نظریہ" ـــــ کی حقیقت واضح کی! ـــ" ہندو مسلم اتحاد" ـــ کا پردہ چاک کرتے ہوئے اسے حرام قرار دیا۔ گاندھی کی چال کو مات دی!! ـــــ اور کانگریس کی ـــ" ہندوستانی قومیت" ـــ کے خواب کو چکنا چور کیا! ـــــ اس طرح ـــ" ملتِ اسلامیہ کی وحدت" ـــــ کو پاش پاش ہونے سے بچالیا ـــــ!! چنانچہ وقت کا مؤرخ لکھتا ہے کہ:

www.AlahazratNetwork.org

"جس زمانے میں اچھے اچھے —— ہندو دوستی —— میں حد سے تجاوز کر رہے تھے —— حضرت اس خطرے سے اُمت کو آگاہ فرما رہے تھے —— اس سے آپ کی سیاسی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔" ۳۲

ترکِ موالات (Non-Cooperation) کی اس تحریک کے دوران گاندھی بھگتوں نے اپنی ساری قوت سے —— اسلامیہ کالج لاہور اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی مگر بنارس ہندو یونیورسٹی اور ڈی۔اے۔وی کالج پر کچھ اثر نہ ہوا۔ دراصل یہ گاندھی کی چال تھی کہ مسلمانوں کے تعلیمی ادارے تو تباہ ہو جائیں اور عہدے بھی ختم ہو جائیں مگر ہندوؤں کے تعلیمی ادارے چلتے رہیں اور ان کے عہدے بھی بحال رہیں اس طرح تحریکِ ترکِ موالات اگر کامیاب ہو جاتی تو مسلمانوں کا دین و ایمان بھی تباہ ہوتا اور دنیاوی جاہ منصب بھی برباد ہو جاتا! چنانچہ —— ترکِ موالات کے خلاف امام اہلسنت نے بروقت بصیرت افروز فتویٰ دیا کہ:

"ریل، تار، ڈاک ہماری ہی ملکیت ہیں ہمارے ہی روپیہ سے بنے ہیں، تعلیم کا روپیہ کیا انگلستان سے آرہا ہے —— وہ بھی ہمارا ہی ہے، پھر کیا وجہ کہ اس سے فائدہ اٹھانا غیر شرع اور ممنوع ہوں —— ہاں اس نئی عقل کا کیا علاج!"

www.AlahazratNetwork.org

تحریکِ ہجرت کے خلاف فتویٰ دیتے ہوئے امام اہلِ سنت نے اعلان کیا:

یہ ملک ہمارے آباد و اجداد نے بڑی قربانیوں کے بعد خون پسینہ ایک کر کے حاصل کیا ہے ــــ ہم اسے چھوڑ کر کہیں کیوں جائیں ــــ! بھلا یہ کہاں کی دانائی ہے" ــــ![۳۴]

دراصل امام اہلِ سنت کا یہ اعلان ہی دو قومی نظریے کا نقطۂ آغاز ثابت ہوا جس نے بعد میں تحریک پاکستان کی صورت اختیار کرلی اور اسی کی بنیاد پر آگے چل کر پاکستان بن سکا۔ آپ نے اور آپ کے خلفاء نے پاکستان کے لئے راستہ ہموار کیا اور تحریک پاکستان کو دینی تحفظ عطا فرمایا ــــ یہ آپ کی اسلامی غیرت، دینی حمیت اور سیاسی بصیرت کی بیّن دلیل ہے۔ غرضیکہ تعمیرِ پاکستان میں اعلیٰ حضرت کا فکری اور آپ کے خلفاء اور شاگردوں کا عملی حصّہ ہے۔ جس کا عشرِ عشیر بھی کسی دوسرے مکتب فکر کے علماء کے حصہ میں نہیں آیا۔ یہ تاریخی حقیقت ہے جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا

ان تمام حقائق کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے مسلم قوم کو برہمی آواگون کے چکر سے نکالا اور مسلمانوں کو اسلامی نظریات کے سانچے میں ڈھالا ــــ اس طرح وہ فقیہہ اعظم کے منصب کے صحیح طور پر حقدار ہیں اور مجدّدِ ملّت کے زریں تاج کے وارث مختار ہیں ــــ امام اہلِ سنت کا سہرا انہی کے سر سجتا ہے؛ مدبّر اعظم کا طرہ انہی کو جچتا ہے ــــ!!

غرضیکہ امام احمد رضا بریلوی نے اس دور پُر فتن میں ــــ وحدتِ ملّی ــــ کا چراغ بہرحال روشن رکھا ــــ آپ کی پوری زندگی اسلامی

www.AlahazratNetwork.org

شخص کیلئے وقف ہو کر رہ گئی ——————

ا— آخر اسی کوشش میں انہوں نے سفر آخرت اختیار فرمایا —!!!

ع " خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را "

———

وصالِ پاک

امام احمد رضا کے وصال پاک کے واقعات بڑے حیران کن اور روح پرور ہیں۔ حضرت والا کو اپنے وصال پاک کی گھڑی کا پورا پورا علم تھا۔ اسی لئے انہوں نے اپنے وصالِ قبل قرآن پاک کی اس آیت کریمہ سے اپنی وفات کا "مادۂ تاریخ" نکالا جو یقینا الہامی تھا چنانچہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوا۔

ویطاف علیہم بآنیۃ من فضۃ واکواب ۱۳۴۰ھ

ترجمہ: خدام چاندی کے کٹورے اور گلاس لئے انکو گھیرے ہیں،

وصال شریف کے تمام کام گھڑی دیکھ کر ٹھیک ٹھیک وقت پر ارشاد

آپ [illegible] وقت پوچھا — عرض کیا گیا کہ ایک بجکر ۵۶ منٹ ہو رہے

ہیں — فرمایا:

گھڑی رکھ دو۔

پھر کہا — فرمایا: تصاویر ہٹا دو

[illegible] یہاں تصاویر کا کیا کام —— یہ دل

[illegible] لفافے، روپیہ پیسہ وغیرہ

[illegible]

www.AlahazratNetwork.org

"آپ بیٹھے کیا کر رہے ہو — سورۂ یٰسین شریف اور سورۂ رعد شریف تلاوت کرو۔"

جس آیت میں شبہ ہوا یا پوری سننے میں نہ آئی تو خود تلاوت کر کے بتا دی! اب آپ کی عمر شریف سے چند منٹ رہ گئے تھے — سفری دعائیں پڑھیں — پھر کلمہ شریف پورا پڑھا — جب اس کی بھی طاقت نہ رہی اور سینے میں دم آیا — ادھر ہونٹوں کی حرکت اور پاس انفاس کا ختم ہونا تھا کہ چہرہ مبارک پر ایک لمعۂ نور چمکا اور روح مبارک پرواز کر گئی - اِنَّا لِلّٰه وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونْ

دل تو جاتا ہے اُس کے کوچے میں
جا، مری جاں، جا خُدا حافظ!

www.AlahazratNetwork.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حواشی

۱- تاریخ روہیل کھنڈ، مطبوعہ کراچی، ص ۳۵۵
۲- ڈاکٹر محمد مسعود احمد: فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، مطبوعہ اعظم گڑھ بھارت فروری ۱۹۸۱ء
۳- ڈاکٹر محمد مسعود احمد: حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی " " " "
۴- امام احمد رضا: الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ، مطبوعہ کراچی، ص ۱۲۰
۵- امام احمد رضا: حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء ص ۵۱
۶- امام احمد رضا: الاجازۃ المتینہ مشمولہ رسائل رضویہ جلد دوم مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ص: ۷
۷- امام احمد رضا: حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء ص ۵۱
۸- محمد مرید احمد چشتی: جہان رضا، مطبوعہ لاہور، ص: ۱۱۸
۹- غلام معین الدین نعیمی: حیات صدر الافاضل، مطبوعہ لاہور، ص ۱۵۹
۱۰- محمد مصطفیٰ رضا خاں: الملفوظ، مطبوعہ لاہور، حصہ دوم، ص ۵۳
۱۱- محمد مرید احمد چشتی: جہان رضا مطبوعہ لاہور، ص ۱۶۷
۱۲- " " " " " " " " " ۱۸۴
۱۳- ڈاکٹر محمد مسعود احمد: حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی مطبوعہ سیالکوٹ ۱۹۸۱ء ص ۱۰۹
۱۴- المیزان (بمبئی) امام احمد رضا نمبر، شمارہ مارچ ۱۹۷۶ء ص ۱۸۵
۱۵- ڈاکٹر محمد مسعود احمد: امام احمد رضا اور عالم اسلام مطبوعہ کراچی

www.AlahazratNetwork.org

۱۶۔ محمد ظفر الدین بہاری : حیات اعلیٰ حضرت، جلد اوّل، مطبوعہ کراچی، ص ۹۴

۱۷۔ محمد ظفر الدین بہاری : حیات اعلیٰ حضرت جلد اوّل مطبوعہ کراچی، ص، ۱۳۱

۱۸۔ المیزان (بمبئی) امام احمد رضا نمبر شمارہ مارچ ۱۹۷۶ء ص ۱۸۵

۱۹۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد : حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی مطبوعہ سیالکوٹ، ص ۱۱۱

۲۰۔ " " " " اکرام امام احمد رضا، مطبوعہ لاہور، ص ۵۶ - ۵۹

۲۱۔ " " " " حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی مطبوعہ لاہور ص ۵۱

۲۲۔ میاں عبدالرشید : پاکستان کا پس منظر، مطبوعہ لاہور، ص ۱۲

۲۳۔ محمد مرید احمد چشتی : خیابان رضا، مطبوعہ لاہور۔ (مکتوب ۱۹۷۵ء)

۲۴۔ رئیس احمد جعفری : اوراق گم گشتہ۔ مطبوعہ لاہور ص ۲۲۷

www.AlahazratNetwork.org

مجددِ دوراں
شاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ

○

قبلۂ دین و کعبۂ ایماں اعلیحضرت مجددِ ملت
راحتِ قلب و رحمتِ یزداں، اعلیحضرت مجددِ ملت

دشمنِ دشمنانِ دینِ متیں، آپ ہیں یارِ یارِ غارِ نبی!
صدقِ صدیق ہے زباں پہ رواں، اعلیحضرت مجددِ ملت

فخرِ شمشیر ہے قلم ایسا، سرِ قلم جس سے نجدیت کا ہوا
عدلِ فاروقیت ہے تجھ سے عیاں، اعلیحضرت مجددِ ملت

حرمتِ دیں پہ حرف جب آیا، کام آئی تری حمیت بھی
پرتوِ شرم و غیرتِ عثماں، اعلیحضرت مجددِ ملت

پنجۂ ابلیس کا مروڑا ہے، تُو نے ناموسِ مصطفےٰ کی قسم
جرأتِ حضرتِ علی کا نشاں، اعلیحضرت مجددِ ملت

www.AlahazratNetwork.org

غوث الاعظم' کے عاشقِ صادق' دینِ اسلام کا ستوں ہو تم
اُلفتِ اہلبیت پر قُربان' اعلیٰحضرت مجددِ ملّت

قادریت' کی آبرو ہو تم' تم ہو ناموسِ اولیائے کرام
سُنیّت' کا ہو نیرِ تاباں' اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

جب بڑھا ارضِ ہند کی جانب' فتنۂ نجدیّت کا سیلِ رواں
تھا قلم تیرا سدِّ ہر طوفاں' اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

تیری تاریخ ساز ہستی نے' زورِ نجدیّت' کو توڑ دیا
عہدِ حاضر پہ ہے ترا احساں' اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

بوحنیفہ' کے علم کا جوہر' غوث الاعظم کے فقر کا گوہر
نافعِ دین و دافعِ عصیاں' اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

حنفیّت' کے حسین گلشن کو' اپنے تازہ لہو سے سینچا ہے
اہلسنّت' ہیں آپ پر نازاں' اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

www.AlahazratNetwork.org

اجتہادی صلاحیت تیری، دورِ حاضر پہ ہوگئی حاوی
عہدِ نو کے سکون کا سامان، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

جن مسائل میں اختلاف ہوا کیسی خوبی سے اُنکو سلجھایا
دردِ ملّت کا آپ ہیں درماں، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

کُفر و الحاد کے اندھیروں میں ہو ضیائے چراغِ مُصطفوی
دینِ حق کے ہو نیّرِ تاباں، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

کی درود و سلام کی تجدید، جب تغافل پرست بھول گئے
عشقِ احمد کا یہ حسیں عنواں، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت!

مُصطفیٰ کا ادب سکھاتے ہیں، راہِ عشقِ نبی دکھاتے ہیں
اُلفتِ اہلِ بیت پر نازاں، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

جذبۂ عشقِ مُصطفیٰ کے طفیل، پُلِ صراطِ ادب سے گذرے ہیں
ترجمانِ حقائقِ قرآں، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت!

www.AlahazratNetwork.org

خوب کھولے وقائقِ قرآں، ترجمہ ہے سلیس اور آساں
رہبرِ راہِ منزلِ عرفاں، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

آپ "علمِ حدیث" کے ماہر، آپ کی ذات فخرِ "علمِ رجال"
حافظِ بے مثال و بے پایاں، اعلیٰحضرت مجددِ ملّت

اے کہ تو فخرِ بوحنیفہ ہے، ناز ہے تجھ پہ خود فقاہت کو
کون تجھ سا ہے مُفتیِ دوراں، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

بارہ۱۲ جلدوں میں موجزن پایا، وہ فقاہت کا بحرِ بے پایاں
ہے "فتاویٰ رضویہ" عنواں، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

ڈاکٹر سر ضیاء الدین جیسے ماہرِ فن نے استفادہ کیا
اے ریاضی کے بحرِ بے پایاں، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

آپ "فنِ عروض" کے ماہر، سب سے مقبول نعت گو شاعر
"حُسن کا مل" ہے آپ کا دیواں، اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

www.AlahazratNetwork.org

آپ کے ذہن کے شکنجہ میں، قید تھے نصف صد علوم و فنون
علم و حکمت ہے آپ پر نازاں، اعلیٰحضرت مجددِ ملت

اک ہزار آپ نے کتب لکھیں، جنمیں بکھرے ہیں علم کے گوہر
عقل ہے اہلِ علم کی حیراں، اعلیٰحضرت مجددِ ملت

آپ گنجینۂ حقائق ہیں اور خزینہ بھی ہیں دقائق کا
حکمتِ لازوال و بے پایاں، اعلیٰحضرت مجددِ ملت

زہد و تقویٰ و عشق و اُلفت کی، آپ کی ذات اک مرقع تھی
جس کا کوئی نہیں مقابل یاں، اعلیٰحضرت مجددِ ملت

درس و تدریس کے فرائض کو، آپ نے کمسنی میں اپنایا
ابتدا ہی سے تھا فیضِ علم رواں، اعلیٰحضرت مجددِ ملت

تھے جب علمائے سُو گدائے فرنگ اور کچھ تھے [illegible]
[illegible] دو قوم [illegible] اعلیٰحضرت مجددِ ملت

www.AlahazratNetwork.org

تیرے افکار ہی سے اے ہادی ' ہم نے جیتی ہے جنگِ آزادی
تیرا احسان ہے یہ "پاکستان" اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

بے یقینی کو دور کر دیجئے ' مئے عشق نبی کو بھر دیجئے
ساغرِ دل میں ساقیٔ عرفاں ' اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

حُرمتِ دامنِ نبی کی قسم " اہلِ سُنت " کا عہد ہے کاوش "
اب نہ چھوڑیں گے آپ کا داماں ' اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت !

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَ
جَمَالِهٖ وَسَلَّمَ ط

www.AlahazratNetwork.org

تبرکاتِ رضا

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بیجا سے ہے المنۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی!
یعنی رہے آدابِ شریعت ملحوظ!

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ

www.AlahazratNetwork.org